وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ (قرآن شریف)

یعنی شرک کرنے والی عورتیں جب تک شرک کو نہ چھوڑیں ان سے نکاح مت کرو

بہت ہی کم ایسے اہل توحید، اہل حدیث، اہل سنت و جماعت ہوں گے جو خدا تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوں گے، اپنا یا اپنے کسی عزیز کا نکاح کسی دیندار موحدہ لڑکی سے کرتے ہوں گے اور اپنی یا اپنے کسی عزیز کی دیندار لڑکی کا رشتہ نکاح کسی موحد متبع سنت لڑکے سے کرتے ہونگے ورنہ اکثر توحید اتباع سنت کا دم بھرنے والے حضرات خدا تعالیٰ کے اس فرمان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے، بددین، مشرکہ، مبتدعہ عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں اور مشرکوں بے دینوں بدعتیوں کے حوالے اپنی دیندار لڑکیاں کر دیتے ہیں۔ جو پرلے درجے کا ظلم، بے انصافی اور بے غیرتی ہے۔ رسالہ

# سِيَاحَةُ الْجِنَان

## بمناكحة

# اَهْلِ الْاِيْمَان

مرتبہ

جناب مولانا مولوی ابو عبد الشکور عبد القادر صاحب خطیب جامع مسجد گنگا ضلع حصار

میں اہل توحید اہلسنت و جماعت اہل حدیثوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ فوق الذکر فرمان الٰہی پر گامزن ہوتے ہوئے اپنے دیندار موحد لڑکوں اور لڑکیوں کا رشتہ نکاح صرف موحدین سنت خاتم النبیین سے کریں اور مشرکین مبتدعین سے لڑکے لڑکی کا عقد نکاح ہرگز نہ کریں


شائع کردہ ـــ مدرسہ محمدیہ و مسجد

۴۹/۸ میمن واڑہ روڈ بمبئی ۳۷۔۰۰۰۴۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدایا! ہے یہی حسرت میرے دل میں کچھ بشارت ہو

حق و باطل کی اور کھرے کی پہچان از الہام

سکھایا مصری کے دھوکہ سے ہمیں کھانا چاہیئے

تمنا دیکھنا ہمیں جا کر الٰہی قوم غارت ہو

# نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

# موحدین، اہلحدیث، اہل سنت اور مشرکین، اہل بدعت، اہل ہوئے کے درمیان

# عدم مناکحت

**فرقہ ناجیہ** حضرات! ہمارے پیغمبر صادق ومصدق محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی پیشین گوئیاں بیان فرمائی تھیں وہ اس زمانہ میں تمام کے تمام پوری ہو رہی ہیں چنانچہ منجملہ ان کے ایک پیشین گوئی تھی جو مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنہ فصل ثانی میں درج ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت پر بھی ایسا زمانہ آئیگا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا مانند برابر ہونے جوتے سے ساتھ جوتے کے یعنی جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کے عین برابر ہوتا ہے کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی اسی طرح میری امت بھی کسی طرح کم نہ ہوگی یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل سے کسی شخص نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں سے بھی کوئی نہ کوئی ایسا کام ضرور کرے گا اور تحقیق بنی اسرائیل میں بہتر فرقے پیدا ہوئے تھے میری امت میں بھی بہتر فرقے ہونگے ان میں سوائے ایک فرقہ کے باقی تمام کے تمام جہنمی ہوں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ

وہ کونسا فرقہ ناجی ہوگا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلک پر آج
میں اور میرے صحابہ قائم ہیں۔ اس پر جو فرقہ ہوگا وہ نجات پائے گا۔
فی الحقیقت جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی ظہور ہوا جس طرح اہل کتاب
فرقہ فرقہ ہوگئے تھے اسی طرح آپ کی امت اجابت متفرق ہوگئی اور افتراق و
تشتت کی ایسی سنگین بنیادیں قائم کی گئی ہیں کہ اب ان کا استیصال غیر ممکن ہے
اور یہ آپ کے معجزات سے ہے کہ جس طرح آپ نے خبر دی تھی اسی طرح ہوا اور
کسی مٹانے والے کی کوشش سے نہیں مٹ سکا۔ اب حق پسند اشخاص پر
تو یہ واجب ہے کہ ان تمام فرقوں میں سے اس فرقہ کی پہچان کریں جو حق پر
قائم ہے اور بر وزقیامت نجات پاکر کامیاب ہوگا۔ جن لوگوں کی آنکھوں پر
جہالت وضلالت ضد و تعصب کا غبار چھایا ہوا ہے وہ حقیقت کو نہ دیکھتے ہوئے
یہی گمان کرتے ہیں کہ وہ فرقہ ہمارا ہے باقی دوزخی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے
پہلے گمراہ فرقوں کی بابت فرمایا ہے کہ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ
یعنی ہر فرقہ اپنے عندیہ پر نازاں ہے لیکن قربان جائیں اس سید الانبیاءؑ
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ نے اس فرقہ نجات پانیوالے کی حقیقت پر
کوئی پردہ نہیں رہنے دیا اور کسی کی رائے پر نہیں چھوڑا کہ ہر کوئی قیاسی
گھوڑے دوڑا کر اپنے تخیلات کی بنا پر ڈینگیں مارتا پھرے کہ وہ فرقہ ہمارا ہے۔ بلکہ
آپ نے صاف حقیقت آشکارا کردی کہ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِيْ یعنی ہر فرقہ
کے مسائل اعتقادی اور عملی اصولی اور فروعی کو دیکھ لیا جائے جس کے موافق
احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تعامل صحابہ ہوں وہی حق پر
ہے اسی میں شامل ہوجائیں باقی دوزخی ہیں ان سے اجتناب کریں۔ جب
اس معیار محمدی پر تمام فرقوں کی جانچ کی جاتی ہے تو ماسوائے فرقہ اہلحدیث
کے باقی سب جہنمی ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ اس فرقہ کے اعمال وعقائد وہی ہیں

جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں اور یہ فرقہ ماسوائے قرآن و حدیث کے کسی کی بات کو سند شرع نہیں سمجھتا برخلاف اس کے باقی فرقوں میں افراط و تفریط ہے اس لئے وہ صراط مستقیم سے گرے ہوئے ہیں۔ گروہ اہلحدیث کو فرقہ حقہ قرار دینا میرا اپنا اختراع نہیں ہے بلکہ ائمہ دین محدثین کی شہادت سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ گروہ ناجیہ اہلحدیث ہے۔ چنانچہ ترمذی، فتح الباری شرف اصحاب الحدیث، خطیب بغدادی، غنیۃ الطالبین پیر جیلانی وغیرہ وغیرہ کتابوں میں یہ تصریح ہو چکی ہے کہ امام علی بن مدینی، امام احمد، امام سفیان امام بخاری، پیران پیر جیلانی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے فرمادیا ہے کہ نجات پانے والا گروہ اہلحدیث ہے کتاب الفصل میں امام ابن حزم نے بھی فرمایا ہے کہ اہل حق اہلحدیث ہیں ان کے ماسوا باطل ہیں۔

**آمدم برسر مطلب** جب یہ نام روشن ہو چکا کہ حق مذہب اہلحدیث ہے اور باقی جھوٹے اور جہنمی ہیں تو اہلحدیثوں پر واجب ہے کہ ان تمام گمراہ فرقوں سے بچیں اور ان سے خلا ملا اختلاط میل جول دینی تعلقات نہ رکھیں یعنی باطل مذہب والوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور ان کے جنازہ میں شامل نہ ہوں ان سے سلام نہ لیں۔ ان سے مناکحت نہ کریں نہ ان کو اپنی لڑکیاں دیں اور نہ ان سے لیں۔ یہ خادم الموحدین اپنے موحد اہل حدیث بھائیوں پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ کہ وہ باوجود اپنے مذہب کو حق پر سمجھنے کے اور دوسرے تمام فرقوں کو گمراہ اور جہنمی قرار دینے کے پھر ان سے دینی میل جول رکھتے ہیں۔ بالخصوص یہ امر کہ ان سے مناکحت کرتے ہیں باقی گمراہ فرقوں سے تو نکاح کرنے اور کروانے کا رواج کم ہے زیادہ رواج مناکحت کا مقلدین کے ہر دو فرقوں دیوبندیوں اور بریلیوں سے ہے اور ہمارے بھائی ان بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں کہ جیسے ہم مسلمان ہیں ویسے ہی یہ بھی مسلمان ہیں حالانکہ یہ

سراسر غلط ہے۔ مقلدین حنفیہ کے ہر دو فرقے دیوبندی اور بریلوی بلاشبہ گمراہ ہیں اور اہلحدیثوں جیسے مسلمان نہیں ہیں چنانچہ ہر فریق کے عقائد واعمال سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوچکی ہے۔ ہر فرقہ کی تصنیفات دنیا میں موجود ہے۔ اشتہارات چھپ چکے ہیں مناظرے ہو چکے ہیں اب یہ امر کسی عالم پر پوشیدہ نہیں رہا ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ کے عقائد واعمال میں زمین وآسمان یا دن ورات کا فرق ہے۔ خواص تو جانتے ہیں، میں عوام کی خاطر کچھ عرض کرتا ہوں کہ مقلدین موجودہ دس وجہوں سے گمراہ ہیں۔ اور فرقہ ناجیہ سے خارج ہیں جن سے مناکحت جائز نہیں ہے۔

**وجہ اوّل** یہ کہ موجودہ حنفیوں میں تقلید شخصی پائی جاتی ہے جو سراسر حرام اور ناجائز ہے اور فرقہ بندی کا موجب ہے اور یہ وہ بدعت ہے جس نے ملت اسلامیہ کا نقشہ بدل دیا۔ تقلید شخصی کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کی ہر بات کو اس حیثیت سے مان لینا کہ اس کی بات میرے لئے حجت شرعی اور مسئلہ اسلامی ہے حالانکہ اس کے مان لینے پر اور تابعداری کرنے پر قرآن وحدیث میں کوئی حکم وارد نہ ہو اور صرف حُسنِ ظن کر لیا جائے کہ یہ جو کچھ کہتا ہے حق ہے حالانکہ اس کی بہت سی باتیں قرآن وحدیث کے خلاف ثابت ہوچکی ہوں پھر بھی یہی کہے جانا کہ اس کی بات ماننا ہمارے پر ضروری ہے اس ایک کے سوا کسی اور کی بات ماننا ہمارے پر حرام ہے۔ ہمیں یہ حق حاصل نہیں کہ خود قرآن وحدیث پر عمل کریں جس طرح یہ کہے گا اسی طرح کریں گے اور پھر اس کے نام کا مذہب بنا لینا یہ تقلید شخصی ہے۔

**وجہ دوم** اس مذہب کے ہیئتِ کذائیہ وہ کہ ایک امام مقرر کرنا، اس کے نام کا مذہب بنانا اسی کے سلسلہ کے تمام اقوال جمع کر کے کتابیں تیار کرنا اور قرآن وحدیث کے ہوتے ہوئے انہی کتابوں کو درس میں پڑھانا اور انہی پر

---

[1] جو لوگ قرآن مجید، حدیث شریف پر ماسوا مذہب اور رائے قیاس پر قولاً وعملاً ترجیح دیتے ہیں وہ اس سے مستثنیٰ ہونگے ۱۲